

ترجمہ القرآن

يُحِقُّ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ (البقرة: ۲۷۶)
ترجمہ: اللہ تعالیٰ سود کو مना دیتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر کافر گناہ گار سے محبت نہیں کرتا۔ اس آیت مبارکہ میں اللہ رحیم و کریم نے اپنے بندوں کی خیر خواہی کیلئے یہ بیان فرمایا ہے کہ سودی کاروبار سے معیشت تباہ و برباد ہو جاتی ہے اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری معیشت مضبوط ہو کاروبار میں برکت ہو، تو سود کا لین دین نہ کرو بلکہ صدقہ خیرات کرنے کی عادت ڈالو۔ آج بھی کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اگر سودی لین دین ترک کر دیا تو ہماری معیشت

خراب ہو جائیگی جیسا کہ گذشتہ دنوں عدالت عظمیٰ میں سرکاری وکیل نے یہ کہا تھا کہ ہمیں معیشت کی قیمت پر اسلامائزیشن قبول نہیں اور یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ جس کی قباحت کو اللہ تعالیٰ نے واللہ لا یحب کل کفار اثم کہہ کر واضح کر دیا ہے۔ کیونکہ جو آدمی بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کی نہ صرف مخالفت کرتا ہے بلکہ اعلانیہ

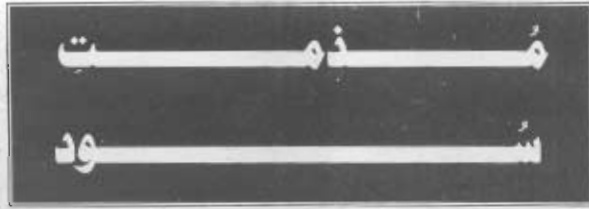
بغاوت کا مرتکب ہوتا ہے تو یہ کسی کفر سے کم نہیں۔ اور پھر ظاہر ہے کہ جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے وہ کسی طور بھی مفید نہیں ہے اس لئے تو ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھیں گے جس طرح مخلوط الواس (پاگل) شخص کھڑا ہوتا ہے۔ آگے اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حالت ان کی اس لئے ہوگی کہ وہ کہتے تھے یہ بھی تو ایک کاروبار ہی ہے جس طرح خرید و فروخت جائز ہے اس طرح سود لینا دینا بھی جائز ہے حالانکہ حلت و حرمت میں تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہی فیصلہ کن ہے اور اللہ تعالیٰ نے بیع (خرید و فروخت) کو حلال کر دیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ ان لوگوں کو اس بات پر غور کرنا چاہئے جو سودی کاروبار کو جاری رکھنے کیلئے طرح طرح کی تاویلات کرتے ہیں لیکن سود کے کاروبار کو چھوڑنے سے نہیں اور ان کے پیش نگاہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان عالی بھی ہونا چاہئے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذُرُوا مَابَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ - فَنان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله ورسوله - کہ اگر تم واقعی ایمان دار ہو تو سودی لین دین چھوڑو (اور یاد رکھو) اگر تم نے سود لینا دینا نہ چھوڑو تو پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کیلئے تیار ہو جاؤ۔

برادران اسلام! الذکورہ تمام آیات سے سود کی حرمت مکمل اور واضح طور پر ثابت ہوگی اس لئے ہم سب کو چاہئے کہ اس حرام کو چھوڑ دیں اور اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی بہتری ہے یہ دیکھیں قیامت کے دن کوئی آدمی بھی یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کے غضب سے نہیں بچ سکے گا کہ ہمارے حکمرانوں نے اس کو محفوظ دیا تھا یا ہماری عدالت عظمیٰ نے دنیاوی جاہ و عزت کی خاطر حکمرانوں کے تہرہ دیکھ کر اسی کے جواز کا فتویٰ دے دیا تھا۔ قیامت کے دن تو ہر آدمی اپنے اعمال کا جواب دہ ہوگا اس لئے آج سے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کو چھوڑ دیکر اپنے آپ کو قیامت کیلئے تیار کر لیں۔

عن جابر قال لعن رسول الله ﷺ اكل الربا وموكله و كاتبه وشاهديه وقال هم سواء (مسلم ۲/۲۷۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی سود کھانے والے اس کی وکالت کرنے والے، اس کے لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر۔ اور فرمایا (رسول اللہ ﷺ نے) کہ وہ سارے سب کے سب برابر ہیں (یعنی گناہ میں سب برابر کے شریک ہیں) اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے چار قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی، ۱۔ سود کھانے والا، ۲۔ سودی کاروبار میں معاملات طے کرنے کرنا

والا، ۳۔ سودی کاروبار کے متعلق دستاویزات لکھنے والا، ۴۔ سودی معاملات میں شہادت (گواہی) دینے والا۔ برادران اسلام! رسول اللہ ﷺ جو تمام جہانوں کیلئے سراپا رحمت ہیں لوگوں نے آپ کو بڑی سے بڑی تکلیف بھی دی برے سے برا طعن دیا مگر رحمت عالم ﷺ نے ان کو بدو عاندی



اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ جن کیلئے آپ نے لعنت فرمائی ان کا جرم پیغمبر کو گالی دینے، طعن دینے، پتھر مارنے، آوازے کسنے سے بھی بڑا جرم ہے تبھی تو اللہ کے رسول ﷺ ان پر لعنت فرما رہے ہیں۔ مزید آپ ﷺ نے فرمایا کہ سود کے مال کا ایک درہم جو آدمی جان بوجھ کر کھاتا ہے وہ پچیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ ایک دوسری حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا الربوا سبعون جزا ایسرھا ان ینکح الرجل امه (مشکوٰۃ: ۲/۲۳۶) سود کے ستر درہے (جزا) ہیں ان میں سے سب سے بڑا (کم روئے کا گناہ) یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے دہلی کرے۔ برادران اسلام غور کریں کہ وہ لوگ جو آج غربت کا نام لیکر اور غریبوں کو آڑ بنا کر سودی کاروبار کا جواز بیان کرنے کی ناکام و ناپاک کوشش کرتے ہیں وہ کس قدر قبیح جرم کے مرتکب ہوتے ہیں آج کوئی بدتر سے بدتر آدمی بھی اپنی ماں سے زنا کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اگر کسی غریب آدمی کو ذرہ برابر بھی فائدہ ہو تو اس کیلئے حرام کو حلال کیا جاسکتا ہے؟ قطعاً نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت میں تو اس کی شہد بھر بھی گنجائش نہیں۔ البتہ شریعت سازی کرنے کا حق جتنے ہوئے کوئی خدائی اختیارات کا دعویٰ کرنے لگ جائے تو الگ بات ہے۔ اور پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ معراج والی رات میرا گزرائیسی قوم کے پاس سے ہوا کہ ان کے چہت گھروں کی مانند (بڑے بڑے) ہیں ان میں سانپ ہیں جو کہ پیٹ کے باہر نظر آتے ہیں میرے سوال کرنے پر جب رکھیل نے بتایا کہ یہ سود کھانے والے لوگ ہیں۔ عزیز قارئین! یہ گناہ یہ قباحت اور یہ سزا ہے اس سود کی جس کو آج ہمارے ستمگراں اور اس ملک عزیز کی جس کی اساس ہی نظریہ اسلام پر ہے کسی عدلیہ غریبوں کا نام لیکر جائز قرار دے کر اس کا دفاع کرتی ہے۔ حالانکہ غریب بچارے کا کون سا سودی کاروبار ہے یہ تو بڑے بڑے ہمسایہ دار، جاگیردار، بیوروکریٹ اور حکمرانوں کے ہی نہیں کاروگ ہے کہ وہ کر دہوں کا سودی لین دین کرتے ہیں لیکن خود سے بدرا بہا نہ بسیرا کے مصداق نام کسی کا استعمال ہوتا ہے تو ان کو کوئی دوسرا حاصل کرتا ہے۔